حقانی شہداء:

ایک علمی اور جہادی خاندان کے دو روشن ستارے

شہید عبدالرحمان حقانی اور غازی عبدالحق حقانی

افغانستان دنیا کے ایک بڑے سامراج امریکہ اور اس کے ساتھیوں کے استبدادی پنجہ میں جکڑا ہوا ہے اور ملک کی آزادی اور اسلامی نظام کے لئے جہادی طاقتیں طالبان افغانستان کے سلسلہ میں شہادتوں اور قربانیوں کی تاریخ رقم کر رہی ہیں آئے دن ایسے زریں داستانوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور سرحد پار سے چھن چھن کر سینکڑوں میں سے کوئی ایک آدھ واقعہ ہم تک پہونچ جاتا ہے۔ ایسے ہی ایک غیور نوجوان شہید عبدالرحمٰن حقانی کی حال ہی میں شہادت اور دوسرے بھائی غازی عبدالحق حقانی کے مختصر حالات درج کئے جا رہے ہیں ________ (ادارہ)

شہید اور غازی کا مختصر تعارف: دونوں بھائی افغانستان کے صوبہ ننگرھار کی مشہور و معروف علمی و جہادی شخصیت مولانا عبدالباقی حقانی دامت برکاتہم العالیہ کے گھر کے چشم و چراغ ہیں۔ شہید عبدالرحمٰن کی پیدائش ۱۹۹۳ء میں ہوئی جبکہ غازی عبدالحق نے ۱۹۹۲ء کو اس دنیائے فانی میں قدم رکھا۔ افغانستان میں جاری امریکی جارحیت اور ظلم وستم سے تنگ آ کر والدین کے ہمراہ ہجرت کا راستہ اختیار کیا اور یوں وطن ہجرت میں نا قابل برداشت تکالیف سہنے کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر آٹھ سال تک عصری تعلیم حاصل کرتے رہے۔____ چونکہ والد ماجد جہادی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جید عالم دین تھے اس لئے دینی تعلیم کی ابتداء گھر سے کی۔ مثل مشہور ہے ''شاہین کے گھونسلے سے شاہین ہی اڑتا ہے'' اولاد میں بھی جہادی جذبہ نمایاں حیثیت سے نظر آ رہا تھا۔ والد ماجد کی دیرینہ خواہش تھی کہ میرے بچے ممتاز علمی اور جہادی شخصیات بن جائیں اس لئے آپ ان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی اولاد دینی عصری علوم کے میدان میں شروع ہی سے نمایاں حیثیت کے ساتھ رواں دواں تھے۔

شہید عبدالرحمٰن کے ذاتی و اخلاقی صفات، علمی استعداد خدمات: سترہ ۱۷ سالہ یہ نوجوان انتہائی باحیاء بے مثال خادم، امانت دار اور ادب کا نمونہ تھا، تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ باجماعت نماز، گھر اور مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کا پابند تھا نوعمری کے باوجود کہیں فضول گھومنے پھرنے کی عادت نہیں تھی۔____ ہر نام کا اپنا اثر ہوتا ہے والد ماجد نے نیک فالی کے خاطر فرمان نبوی (ﷺ) ان خیر الاسماء عبدالله و عبدالرحمن ترجمہ: بیشک ناموں میں بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں'' سے نیک فال لیتے ہوئے اپنے لخت جگر کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ دوسری وجہ یہ کہ اسلامی تاریخ میں اس نام کے بڑے بڑے علماء و صلحاء گزرے ہیں فال اپنے نشانے پر لگا۔ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے حیران کن علمی استعداد عطا فرمائی تھی، مشکل سے مشکل مسائل میں اشارہ کی ضرورت ہوتی اور بس۔____ موصوف شہید کمپیوٹر کی دنیا کے

ماہر انسان تھے۔ آپ نے اپنے والد محترم کے علمی سرمایہ کو بڑی کم مدت میں کمپوٹر کے ذریعے مختلف زبانوں میں کمپوز کیا۔ اور اس قیمتی سرمایہ کی حفاظت اور نشر و اشاعت میں حتی الامکان کوشش کی۔ آپ نے جن کتابوں کو کمپوز کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں: ۱۔ حفظ الاسرار بتعلیم سید الابراء ﷺ : پشتو' اردو' فارسی' اور عربی زبان میں

۲: السیاسة والادارة الشرعیة فی ضوء ارشادات خیر البریه ﷺ: پشتو' اردو' فارسی' اور عربی زبان میں۔ (اسلام کے سیاسی اور ادارتی نظام پر صدیوں میں اتنی مفصل جامع کتاب نہیں آئی' اکیڈمیوں کا کام ایک بے سروسامان عالم نے کیا جو سامراجی طاقتوں کی وجہ سے کوئی ایک ٹھکانہ نہیں رکھتا اور خفیہ پھرتا رہتا ہے)

فارسی کا مشہور ضرب المثل ہے ''شنیدہ کے بود مانند دیدہ'' یقیناً کوئی دیکھنے والا شہید مرحوم کی خدمات اتنی کم مدت میں اتنی زیادہ مقدار میں دیکھ لے تو یہی کہنے پر مجبور ہوگا:

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

شہادت نے اس چمکتے ہوئے تارے کو ہمیشہ کیلئے آنکھوں سے اوجھل کر دیا جس سے والد کی علمی خدمات پر بڑا اثر پڑا۔

دینی مراکز اور اکابر کو دیکھنے کا شوق' اکابر کی صحبت کی برکات: شہید موصوف کو دینی مدارس اور اکابر کو دیکھنے کا بڑا شوق تھا اس جذبے کے بنیاد پر کئی مدارس دیکھے اور اکابر کی زیادت کا شرف حاصل کیا۔ کچھ عرصہ پہلے والد محترم کے ساتھ دار العلوم حقانیہ گئے وہاں دار العلوم کے اساتذہ خصوصاً مہتمم شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب سے ملاقات ہوئی۔ علماء نے برکت کی دعائیں دیں اس ملاقات سے موصوف بڑے متاثر اور خوش ہو کر واپس لوٹے۔

شہید مرحوم کے والد ماجد دار العلوم حقانیہ کے بانی اور مہتمم اول حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی صحبت میں چند سال رہے تھے' فرماتے ہیں کہ مولانا عبدالحق صاحبؒ اپنی مسجد میں نمازِ عصر کے بعد جب کبھی جہادی کمانڈر ملاقات کے لئے آتے تو ضرور ان سے مجاہدین اور جہاد کے سلسلہ میں باتیں کرتے اور واقعات سن کر نہایت خوشی کا اظہار کر کے دعائیں دیتے ایک دفعہ ایک جہادی واقعہ سن کر انتہائی خوشی کے عالم میں ۵۰ روپے جیب سے نکال کر مجاہد کمانڈر کو دیئے اور فرمایا آپ نے مجھے بڑی خوشی دی۔ شیخ الحدیث مرحوم کی محبت میں شہید کے والد نے اپنے ایک لخت جگر کا نام عبدالحق دوسرے کا نام سمیع الحق رکھا۔ نام کا اثر ہوتا ہے شہید کے دوسرے بھائی غازی عبدالحق میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ کی اکثر صفات کے ساتھ ساتھ جہادی صفت بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔

شوق جہاد اور شہادت کی آرزو' والدہ کو آخری وصیت' گھر میں آخری رات: جذبہ جہاد میں جوانی تک پہنچنے والا یہ نوجوان ہمہ وقت جہاد اور شہادت کی آرزو میں فانی زندگی کے لمحات گزارتا رہا' اسی شوق میں اپنے ذاتی خرچہ سے کچھ پیسے الگ جمع کرتا رہا' بالآخر اپنے بھائی غازی عبدالحق سمیت شوال ۱۴۳۱ھ کو جامعہ عثمانیہ میں پڑھنے کے ارادہ سے داخلہ لیا' مگر جذبہ جہاد نے اسباق شروع ہونے سے دو دن پہلے افغانستان میں انگریز کے خلاف جنگ لڑنے

پر مجبور کردیا اور یوں غاصب امریکیوں کے خلاف عملاً جہاد کے میدان میں اترنے کو ترجیح دی ___ میں قیامت کے دن آپ سب لوگوں کی سفارش کروں گا' میرے پیچھے کبھی نہیں رونا۔ جب مدرسہ میں امتحانی پرچہ حل کر رہا تھا تب بھی دل و دماغ پر جہاد کا تصور حاوی تھا۔" ___ والد محترم کی کتاب "السیاسة والادارة الشرعیة" کا کچھ کام باقی تھا' رات گئے ایک بجے تک دونوں بھائی جاگتے رہے اور اس آخری خدمت کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ آخر میں والد محترم کے نام ایک تحریر چھوڑی۔ "میں نے کتاب کو مکمل کرلیا اب کچھ کام باقی نہ رہا اگر کچھ کوتاہی ہوئی ہے تو اس کی معافی چاہتا ہوں پھر قیامت کے دن ملاقات ہوگی" ___ صبح سویرے اٹھ کر غسل کر کے کپڑے تبدیل کئے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دونوں بھائی سفر جہاد پر روانہ ہوگئے۔ راستے میں صوبہ بغلان کے شہر پل خمری کے مضافات میں اپنے ہم سفر ساتھیوں سے کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ اسی سفر میں ایک بوڑھی عورت بھی ہے یہ اور آپ سب ہاتھ اٹھا کر میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان انگریزوں کے ہاتھوں شہادت نصیب فرمائے۔ ایک ساتھی نے کہا اتنی جلدی شہادت کیوں؟ فرمایا: دنیا میں مزید رہنا پسند نہیں ایسا نہ ہو کہ گناہ میں پھنس جاؤں" ___ اگلے دن دونوں بھائی چار بجے منزل مقصود پر پہنچے اور کمانڈر بدر کی سرکردگی میں جہادی عمل میں مصروف ہوگئے ساتھ ساتھ مجاہدین کی بے لوث خدمت پر ساتھیوں میں بڑا مقام پایا' شہید موصوف اپنے مجاہدین ساتھیوں سے بھی اکثر شہادت کی دعا کرواتے۔ ___ آپ نے کئی معرکوں میں حصہ لیا ایک دن کسی کام کے لئے مقام پر رہ گئے جب مجاہدین ساتھی واپس آئے تو شہید موصوف انتہائی خفا نظر آرہے تھے' کمانڈر نے کہا ناراض نہیں ہونا آئندہ آپ کو پیچھے نہیں چھوڑیں گے' اس کے بعد دشمن پر ہر حملے میں اپنے کمانڈر کے شانہ بشانہ چلتے۔ صوبہ بغلان میں شابدین کے نام پر غاصب امریکیوں کا ایک مضبوط مرکز تھا۔ مجاہدین نے ایک دن دو بجے کے قریب ایک فدائی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ۱۲ کافر واصل جہنم ہوئے۔ حملہ مجاہد فاروقی نے کیا تھا پھر اسی دن ۴ بجے کمانڈر بدر کے ہمراہ مجاہدین نے زبردست حملہ کر کے پچیس کافروں کو جہنم رسید کیا۔ مجاہدین بحمداللہ صحیح سالم واپس لوٹے یہ دونوں بھائی بھی شریک تھے۔ زندگی کی آخری اور شہادت کی پہلی رات عبدالرحمٰن اور تیرہ ساتھی شہادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ع اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

شہید عبدالرحمٰن رحمانی اپنے بقیہ شہداء ساتھیوں سمیت بروز پیر ۱۰ر ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۸۔۱۰۔۲۰۱۰ء کو افغانستان کے صوبہ بغلان میں سپرد خاک ہوئے۔ ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

شہید کے بھائی عبدالحق کی تمنا تھی کہ اسی راستہ پر جاؤں جس پر چھوٹا بھائی چلا گیا مگر اکابر کے مشورہ سے غازی بن کر گھر واپس پہنچا ___ قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے کفار کی شکست' مجاہدین کی کامیابی اور شہداء کی شہادت کی قبولیت کیلئے خصوصی دعا فرمائیں تاکہ اس کے نتیجے میں افغانستان کے اندر ایسی اسلامی حکومت قائم ہوجائے جو امت مسلمہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے اور شہید موصوف اور تمام شہداء کے والدین کو اللہ تعالیٰ ان کا نعم البدل عطا فرمائیں۔ امین